محققانہ ہے اس کتاب کو بڑی قابلیت سے اڈٹ کیا اور اس پر ایک طویل فاضلانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں اس کتاب کی لسانی خصوصیات اور اُردو زبان میں لُغت نویسی کی تاریخ پر مبصرانہ اور ناقدانہ کلام کیا ہے۔ موصوف کا ارادہ اس کتاب کا تکملہ لکھنے کا بھی ہے جس میں موضوعِ بحث کے مختلف گوشوں پر مفصل گفتگو ہوگی، اُردو لسانیات کے موجودہ ذخیرہ میں یہ کتاب بڑا قابلِ قدر اضافہ ہے جس پر فاضل مُرتب شکریہ کے مستحق ہیں،

دکھنی (قدیم اُردو) کے چند تحقیقی مضامین، از جناب نصیرالدین صاحب ہاشمی، تقطیع خورد، ضخامت ۲۰۱ صفحات، کتابت وطباعت بہتر، قیمت مجلد تین روپے، پتہ:- آزاد کتاب گھر، کلاں محل، دہلی۔

فاضل مصنف دکھنی زبان اور اُس کے ادب کے نامور محقق ہیں اور اس سلسلہ میں چند کتابوں کے علاوہ متعدد مقالات شائع کر چکے ہیں، یہ کتاب اسی نوع کے مضامین کا مجموعہ ہے، ان مضامین میں دکھنی ادب کو تین ادوار میں تقسیم کر کے یہ بتایا گیا ہے کہ کس دور میں دکھنی ادب کا موضوع کون کون سے مضامین رہے ہیں، ان کی تعیین و تشخیص کے بعد ادب کے خاص خاص موضوعات کے نمونے پیش کئے اور اُن سے تعارف کرایا ہے، چنانچہ نمبر ۲ میں سیرت النبیؐ (۳) قصص الانبیاء (۴) نیچرل شاعری یہ سب مضامین اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں، پانچویں اور چھٹے مضمون میں علی الترتیب سلطان علی عادل شاہ ثانی (از ۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) اور سلطان عبداللہ قطب شاہ (از ۱۰۳۵ھ تا ۱۰۸۳ھ) کی اُردو شاعری پر گفتگو کی گئی ہے، ساتواں مضمون لیلیٰ مجنوں کی داستانوں پر ہے۔ اس سلسلہ میں فاضل مصنف نے معلوم نہیں یہ کس طرح لکھ دیا کہ خود عربی میں ان کے متعلق کوئی داستان نہیں لکھی گئی ہے۔ حالاں کہ لیلیٰ (عامریہ) اور مجنوں (قیس عامری) کا تذکرہ عربی ادب کی کتابوں میں موجود ہے۔ نثر میں بھی اور نظم میں بھی، اور خود مجنوں نے اپنے اشعار میں جگہ جگہ لیلیٰ کا نام لیا ہے مثلاً ایک جگہ کہتا ہے۔

فواللہ یا ظبیات القاع قلن لنا ؛ الیلای منکن ام لیلی من البشر

آٹھواں مضمون حضرت امام حسین کے بھائی محمد بن الحنفیہ سے متعلق منظوم داستانوں پر ہے مگر تعجب ہے کہ ہر جگہ نام غلط لکھا ہے یعنی محمد بن الحنفیہ آخری مضمون دکھن کی ایک صاحب دیوان شاعرہ پر ہے۔ تمام مضامین تحقیق اور کاوش سے لکھے گئے ہیں اور پُر از معلومات ہیں، دکھنی ادب پر ریسرچ کرنے والے